معاشرتی علوم

(ضلع سانگھڑ)

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، جام شورو۔ سندھ

مُعاشرتی عُلوم

ضِلع سانگھڑ

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بُک بورڈ، جام شورو، سندھ

عجائب اسٹور (رجسٹرڈ) سکھر

تیارکردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ
منظور شدہ بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع سانگھڑ، صوبہ سندھ
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتبِ نصاب کی تصحیح شدہ

مصنّفین

سکھیو خان چنّہ
نور محمّد کھوسو
حافظ عبدالستار میمن

نگران

قائم الدین بلال

مطبوعہ : M. Press Karachi.

فہرستِ مضامین

نقشہ پاکستان
انتظامی
صوبائی حدود
عوامی جمہوریہ چین
کشمیر
صوبہ سرحد
صوبہ پنجاب
افغانستان
صوبہ بلوچستان
ایران
بھارت
صوبہ سندھ
بحیرۂ عرب
شمال
مشرق
مغرب
جنوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

ہمارا وطن

ہمارا پیارا وطن پاکستان 14 ؍اگست 1947ء کو قائم ہوا۔
ہمارے وطن کے بانی قائدِ اعظم محمد علی جناح ؒ تھے۔
ہمارا وطن سَرسبز و شاداب ہے۔ اس کے دریا اور وادیاں خُوب صُورت اور دِل کش ہیں۔ ہمارے وطن کے لوگ محنتی اور جفاکش ہیں۔ غلّہ اُگانا، کارخانوں میں کام کرنا اور عِلم حاصل کرنا ہمارے مشاغل ہیں۔

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے چار صُوبے ہیں:۔
سِندھ۔ پنجاب۔ سَرحد اور بلوچستان۔
ہر صُوبہ انتظامی لحاظ سے ڈویژنوں، ضلعوں اور تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہمارا ضلع، میرپور خاص ڈویژن میں ہے۔

ہمارے وطن پاکستان کے بیچ سے دریائے سِندھ بہتا ہے۔ اس کے پانی سے ہمارا پُورا مُلک سرسبز و شاداب ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ عِلم حاصل کریں۔ محنت کر کے اپنے پیارے وطن کو مزید ترقی دیں۔ اس کو خوش حال بنائیں اور اس کی حفاظت کے لیے دن رات کوشِش کریں۔

صوبہ سندھ
20 0 20 40 60 80
شمال
مشرق
مغرب
جنوب
صوبہ پنجاب
جیکب آباد
شکار پور
گھوٹکی
لاڑکانہ
سکھر
دادو
نواب شاہ
سانگھڑ
عمرکوٹ
حیدر آباد
کراچی
بدین
تھر
رن کچھ کا علاقہ

دوسرا باب
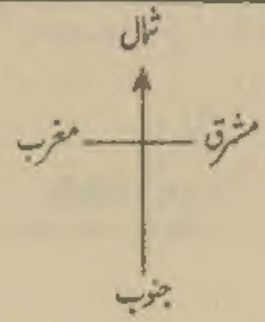
ہمارا ضلع

یہ صوبۂ سندھ کا نقشہ ہے۔ اس میں سندھ کے سارے ضلعے دکھائے گئے ہیں۔ جس حصّے میں سُرخ رنگ نظر آرہا ہے، وہ ہمارا ہی ضلع یعنی سانگھڑ ہے۔ ضلعے کو گھیرے ہوئے یہ موٹی کالی لکیر جو آپ دیکھ رہے ہیں، سانگھڑ ضلع کی حدود دکھاتی ہے۔ نقشے پر، اوپر والے کونے میں ایک تیر کا نشان ہے، یہ نقشے کی سمتیں بتاتا ہے۔

دیکھیے، تیر کے اُوپر شمال، نیچے جنوب، ایک طرف مغرب اور دوسری طرف مشرق کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں۔

سانگھڑ ضلعے کے شمال میں خیرپور کا ضلع، جنوب میں حیدرآباد، میرپور خاص اور عمرکوٹ کے اضلاع، مغرب میں نواب شاہ اور حیدرآباد کے اضلاع اور مشرق میں بھارت ہے۔

ضلعے کی تاریخ

ہمارا ضلع سانگھڑ پاکستان قائم ہونے کے بعد تھرپارکر اور نواب شاہ ضلعوں میں سے کچھ حصّے نکال کر بنایا گیا ہے۔ اس ضلعے میں سندھ کے کئی قدیم شہر ہیں۔ ان میں برہمن آباد، منصورہ اور محفوظہ بہت مشہور ہیں۔ ان شہروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ کسی زمانے میں صوبۂ سندھ کا یہ علاقہ بہت خوبصورت اور آباد تھا۔ دوسرے مُلکوں کے بڑے بڑے عالم، شاعر، صوفی اور بزرگ ان شہروں میں آتے تھے۔ سُومروں کی حکومت کی بنیاد بھی اسی سرزمین پر رکھی گئی۔

قدیم زمانے میں منصورہ شہر تین سو سال تک سندھ کا دارالحکومت رہا۔ دو سو سال تک

ملتان بھی منصورہ کے تحت تھا۔ اس شہر کے مشرق میں دریائے سندھ سے نکلنے والی ایک نہر بہتی تھی جس کی وجہ سے یہ سارا علاقہ سرسبز اور شاداب رہتا تھا۔ اِس نہر کے دوسرے کنارے پر "محفوظہ" کا شاندار شہر آباد تھا، جس کو اب "ساداتن جا دڑا" یا "گارڑھیوں بھٹوں" کہتے ہیں۔

ہمارے ضلعے کے دو اور شہروں، شہداد پور اور ٹنڈو آدم نے بہت ترقی کی ہے۔ ان شہروں میں کپاس صاف کرنے کے بڑے کارخانے اور دوسرے چھوٹے کارخانے ہیں۔ سانگھڑ شہر نے بھی ضلعے کا مرکز بننے کے بعد بہت ترقی کی ہے۔

ہمارے ضلعے میں بھی بہت سے بزرگ، عالم، شاعر اور بہادر پیدا ہوئے ہیں، جنھوں نے اسلام اور علم کی بڑی خدمت کی۔ ان بزرگوں میں مخدوم عبدالرّحیم گرھوڑی کا نام بہت مشہور ہے۔

ضلع سانگھڑ تعلیم اور ہُنر میں تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

ضلعے کی زمین

یہ ضلع سانگھڑ کا نقشہ ہے۔ اس میں گہرے سبز رنگ کا جو حصّہ ہے وہ "پکّا" کہلاتا ہے۔ پکّے کی زمین سیدھی اور سخت ہوتی ہے۔ زرد یا پیلے رنگ والا حصّہ، جس میں باریک اور چھوٹے چھوٹے نقطے بھی لگے ہوئے ہیں، یہ حصّہ ریگستان کہلاتا ہے۔ ریگستان میں ریت کے ٹیلے ہی ٹیلے ہوتے ہیں۔

یہ دونوں حصّے قدرتی ہیں۔ اس لیے ان کو قدرتی یا طبعی حصّے کہا جاتا ہے۔

آب و ہوا

دوسرے صفحہ پر سال کے چاروں موسموں کا چارٹ ہے۔ سبز رنگ بہار کے موسم کی نشانی ہے، لال

سردی

دسمبر سے 15 فروری تک

16 ستمبر سے 31 اکتوبر تک

جنوری
فروری
مارچ
اپریل
مئی
جون
جولائی
اگست
ستمبر
اکتوبر
نومبر
دسمبر
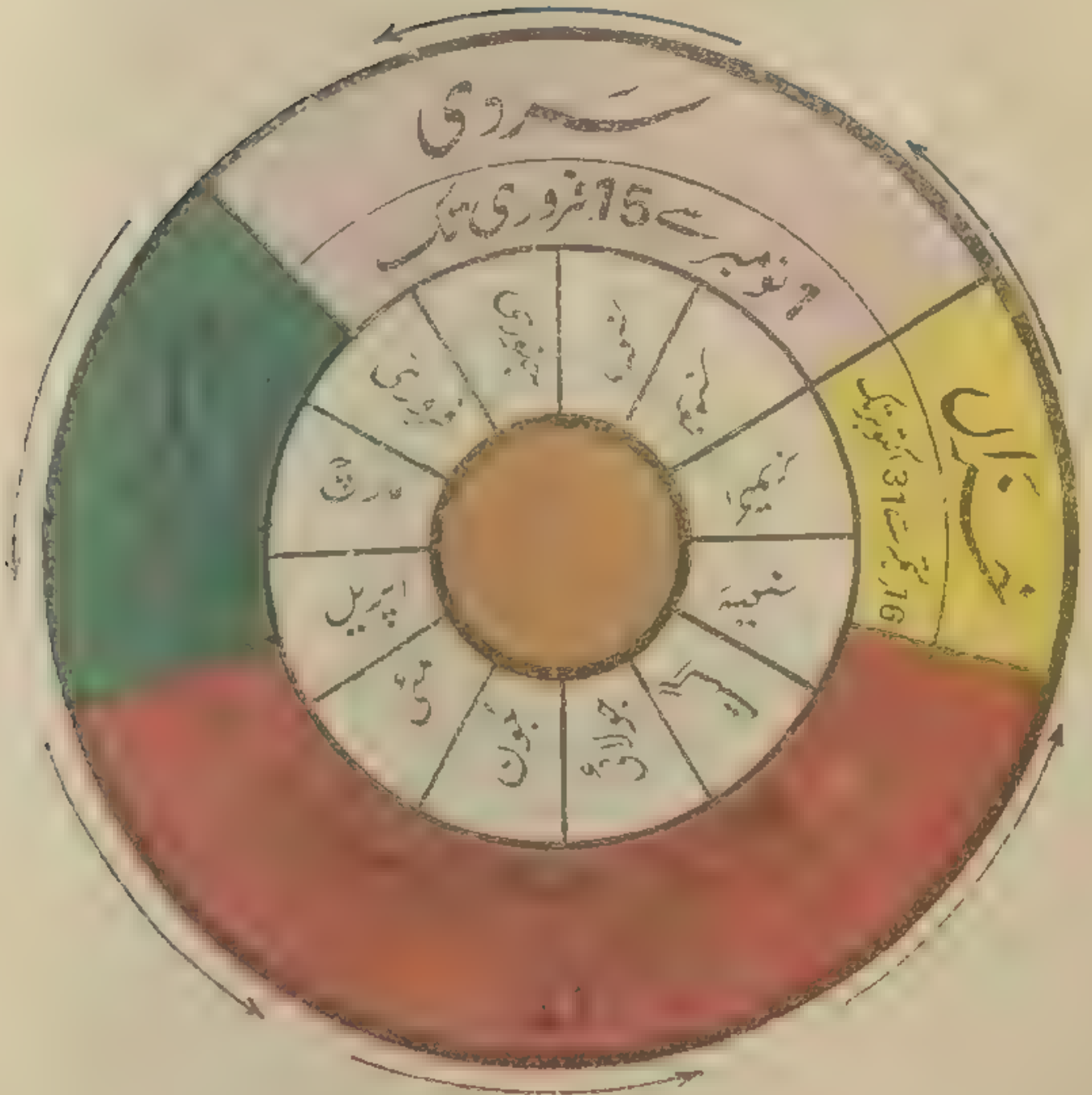
…نگ گرمی کے موسم، پیلا رنگ خزاں کے موسم اور گلابی رنگ جاڑے کے موسم کی نشانی ہے۔
بہار میں موسم بڑا پیارا ہوتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں گرمی بڑھ جاتی ہے۔ خزاں میں موسم
خراب ہوتا ہے۔ اس میں موسمی یا فصلی بخار بھی ہو جاتا ہے۔ سردی کے موسم میں سردی زیادہ
ہوتی ہے۔ اس طرح پورے سال کے چاروں موسموں کی تبدیلی کو آب و ہوا کہا جاتا ہے۔
سانگھڑ ضلعے کی آب و ہوا سردیوں میں سرد اور گرمیوں میں گرم ہوتی ہے۔

جمڑاؤ نہر کی سیر

جمڑاؤ نہر، سانگھڑ

تیسری جماعت کے بچے ماسٹر صاحب کے ساتھ جمڑاؤ نہر کی سیر کے لیے روانہ ہوئے۔
کچھ دور تک تو پکی سڑک تھی، لیکن تھوڑے ہی فاصلے کے بعد انھیں کچے راستے پر

چلنا پڑا۔ راستے کے چاروں طرف قدرت کے نظارے دیکھ کر بچّے بہت خوش ہو رہے تھے۔

جب وہ جمڑاؤ نہر کے کنارے پر پہنچے تو وہاں انھوں نے لوگوں کو کشتی پر سوار ہو کر دوسرے کنارے کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ ماسٹر صاحب نے بچّوں کو بتایا کہ "یہ گھاٹ" ہے۔ ایسے گھاٹ دریا پر بھی ہوتے ہیں۔ ہمارے ضلع سانگھڑ سے دریا نہیں گذرتا۔ لیکن اس دریا کا پانی جمڑاؤ اور ایسی دوسری نہروں سے ہمارے یہاں پہنچ جاتا ہے۔ اس کو دریائے سندھ کہتے ہیں۔ ہمارے صوبۂ سندھ کا نام بھی اسی کے نام پر ہے۔

جمڑاؤ نہر سے ذرا دُور اللہ بخش نے گھنے درخت دیکھے۔ ان درختوں کو دیکھ کر اس نے ماسٹر صاحب سے پُوچھا: "ماسٹر صاحب! یہ اتنے سارے درخت کس کے ہیں؟"

ماسٹر صاحب۔ بچّو! یہ درخت جو تمھیں نظر آ رہے ہیں، جنگل ہے۔ جنگل زیادہ تر پانی کے قریب یا دریا کے کنارے پر ہوتے ہیں۔
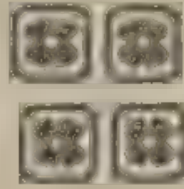
قدرتی وسائل

جنگلات

جنگلات زیادہ تر دریا کے کنارے ہوتے ہیں۔ جنگلوں میں مختلف قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ مثلاً نیم، کیکر، باہن، شیشم وغیرہ۔ محکمۂ جنگلات ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔
جنگل کی لکڑی سے کوئلہ بھی بنایا جاتا ہے۔ جنگلات سے گوند، لاکھ اور شہد کافی مقدار میں ملتا ہے۔ ان جنگلوں میں لوگ اپنے مویشی بھی چراتے ہیں۔
ہمارے ضلعے سانگھڑ میں مکھی کا جنگل بہت مشہور تھا۔ لیکن اب وہ ختم ہو چکا ہے۔ حکومت ہمارے ضلعے میں نئے جنگلات قائم کر رہی ہے۔

حیوانات

اگلے چارٹ میں جو جانور ہم دیکھ رہے ہیں یہ سب جانور گھروں میں پالے جاتے ہیں۔ کچھ سے ہمیں دودھ ملتا ہے، کسی کا ہم گوشت کھاتے ہیں اور کچھ سواری، ہل چلانے اور سامان ڈھونے کے کام آتے ہیں۔ گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، اونٹ حلال جانور ہیں۔ ان کا گوشت ہم کھاتے ہیں اور دودھ پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کھال سے ہم جوتے اور دوسری چیزیں

بناتے ہیں۔ ان کے بال بھی ہمارے کام آتے ہیں۔

اس چارٹ میں کچھ جنگلی جانوروں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ مثلاً خرگوش، ہرن، سانبھر، بھیڑیا، گیدڑ اور لومڑی وغیرہ۔ ان میں خرگوش، ہرن اور سانبھر حلال جانور ہیں۔ ان کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

اس چارٹ میں کچھ پرندوں کی تصویریں دی گئی ہیں۔ مثلاً چڑیاں، تیتر، کبوتر، کوّا، طوطا، بلبل، چیل، گدھ وغیرہ۔ مرغی بھی ایک پالتو پرندہ ہے۔ اس کے انڈے اور گوشت ہم مزے سے کھاتے ہیں۔

اس چارٹ میں پانی کے جانوروں کی کچھ تصویریں ہیں۔ مثلاً رہو مچھلی، مینڈک، کچھوا، مگرمچھ اور گھونگا وغیرہ۔ ان میں مچھلی حلال جانور ہے اور اس کا گوشت کھایا جاتا ہے۔
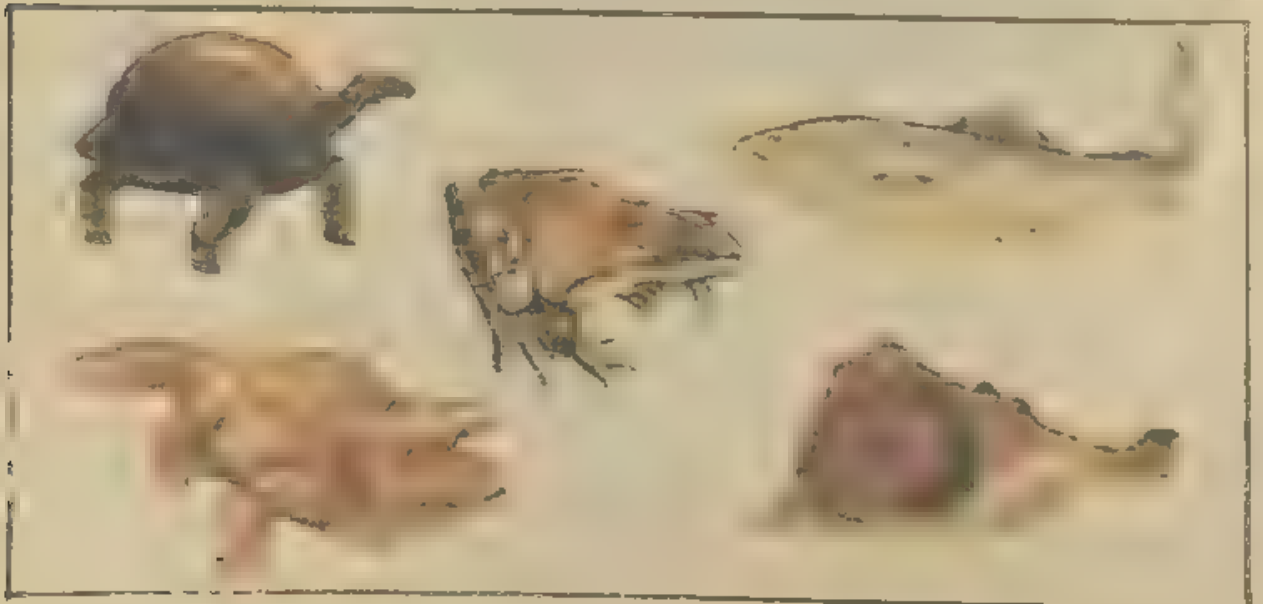
زمین کے اندر کیا ہے

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے زمین کے اندر کتنی ہی ایسی چیزیں پیدا کی ہیں، جنھیں نکال کر ہم اپنے کام میں لاتے ہیں۔ ملتانی مٹی کی کانیں حیدرآباد شہر کے نزدیک "گنجو ٹکر" پہاڑی میں موجود ہیں، جہاں سے چونے کا پتھر بھی نکالا جاتا ہے۔

دوسرے ضلعوں میں ملتانی مٹی، کوئلہ اور سلیکا نامی ریت زمین سے ملتی ہے، جس سے شیشہ تیار کیا جاتا ہے۔

کچھ دوسرے ملکوں میں زمین سے لوہا، پٹرول، تانبا، سونا اور دوسری چیزیں نکالی جاتی ہیں، پٹرول سے موٹریں چلتی ہیں۔ زمین کے اندر سے حاصل ہونے والی ایسی پیداوار کو معدنی پیداوار کہتے ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہمارے ضلعے میں زمین سے پٹرول اور گیس نکل آیا ہے۔

کارخانے اور مزدور

آج ماسٹر صاحب بچّوں کو ایک ایسے کارخانے میں لے گئے، جہاں کپاس اور بنولے الگ الگ کیے جا رہے تھے۔ اُنھوں نے بچوں کو سارا ایک حصّہ دکھایا۔ مزدور کارخانے میں کام کر رہے تھے۔ بچّے کارخانہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

جب وہ کارخانے سے باہر آئے تو عمر نے ماسٹر صاحب سے پوچھا۔

"جناب کیا ہمارے ضلعے میں کچھ اور بھی کارخانے ہیں؟"

ماسٹر صاحب: بچو! ہمارے ضلع سانگھڑ میں جہاں کہیں کپاس کی کاشت ہوتی ہے، وہاں ہی کپاس کے کارخانے بھی ہیں۔ ان کارخانوں میں بہت سارے مزدور کام کرتے ہیں۔

ٹنڈو آدم، سانگھڑ، شہداد پور اور سنجھورو میں آٹے کے مِل بھی ہیں۔ ان کے علاوہ ہمارے ضلعے میں شکر کا کارخانہ بھی لگایا گیا ہے جس میں گنّے سے رَس نکال کر شکر تیار کی جاتی ہے۔

ہمارے ضلعے میں کڑھائی اور رِلّی بنانے کا کام بھی ہوتا ہے۔ یہاں دوسرے کاری گر اور ہُنرمند مثلاً موچی، بڑھئی، سُنار، رنگریز اور لوہار کی بنائی ہوئی چیزیں لوگوں کے کام آتی ہیں۔

کپاس کا کارخانہ

ان تمام چھوٹے بڑے کارخانوں، دُکانوں اور گھریلو دستکاریوں میں ہمارے ضلعے کے ہزاروں آدمی دن رات کام کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔ یہی نہیں وہ ضلعے کی دولت میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔

چوتھا باب

ہماری فصلیں

اناج

ہمارے ضلعے کی اہم ترین پیداوار گندم، جوار، مکئی، باجرا اور چاول ہیں۔ یہ اناج دو فصلوں میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ ایک وہ اناج جو خریف کے فصل میں ہوتے ہیں اور دوسرے وہ اناج جو ربیع کی فصل میں ہوتے ہیں۔ خریف کی فصل موسم گرما کی فصل ہے۔ یہ اپریل سے جون تک بوئی جاتی ہے اور ستمبر، اکتوبر میں تیار ہوجاتی ہے۔ ربیع کی فصل سردیوں میں بوئی جاتی ہے اور مارچ میں تیار ہوجاتی ہے۔ ربیع کی فصل میں گندم اور جَو ہوتے ہیں اور خریف کی فصل میں جوار، باجرا، مکئی اور چاول ہوتے ہیں۔

نقد فصلیں

ایک دن شام کو خان محمد اپنے والد کے ساتھ کھیت میں گیا، وہاں ایک ٹرک کھڑا تھا۔ کچھ لوگ سرسوں اور توریہ بوریوں میں بھر رہے تھے۔ مزدور وہ بوریاں اُٹھا اُٹھا کر ٹرک میں ڈال رہے تھے۔ خان محمد نے اپنے والد سے پُوچھا: "ابّاجان! سرسوں کی یہ بوریاں کہاں لے جا رہے ہیں"؟

والد صاحب: بیٹے! یہ سرسوں منڈی میں بیچنے کے لیے لے جا رہے ہیں۔ کیوں کہ سرسوں کی فصل سے اچّھی خاصی آمدنی ہوجاتی ہے۔ ہمارے ضلعے سانگھڑ میں سرسوں کے علاوہ اور بھی آمدنی والی فصلیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے کچھ ربیع میں ہوتی ہیں اور کچھ خریف میں۔ ربیع کی فصلوں میں جانبھا، سرسوں اور توریہ اور خریف کی فصلوں میں کپاس اور گنّا ہیں۔ یہ تمام فصلیں اپنے ضلعے کی ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں۔ ان فصلوں کو نقد فصلیں بھی کہتے ہیں۔

سبزیاں

ماسٹر صاحب نے سبزیوں کے دو چارٹ دیوار پر لٹکائے۔ ایک چارٹ کے نیچے لکھا ہوا تھا "موسمِ سرما کی سبزیاں" اور دوسرے چارٹ پر لکھا ہوا تھا "موسمِ گرما کی سبزیاں"۔ بچّوں نے چارٹ دیکھتے ہی سب تصویریں پہچان لیں۔ ماسٹر صاحب ان سے ایک ایک سبزی کا نام پُوچھتے گئے اور وہ باری باری ان کے نام بتاتے رہے۔

اس چارٹ میں بینگن، شلغم، کدو، پیاز، گوبھی، گاجر، مولی، ٹماٹر، مٹر، بھنڈی، کریلا، آلو، مرچ وغیرہ کی تصویریں ہیں۔ یہ سب ہمارے ضلعے میں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ سبزیاں ہم کھاتے ہیں اور ان سے اچھی خاصی آمدنی بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی کاشت کے لیے کم زمین اور کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔

پھل

آج بچّے فروٹ فارم جانے کے لیے تیار ہو کر آئے تھے۔ ماسٹر صاحب کے ساتھ وہ فارم پر پہنچے تو دیکھا کہ ہر طرف ہریالی ہے۔ رنگ برنگے پھول اور بڑے بڑے درخت دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے۔

جمیل نے ایک درخت میں پھل دیکھے تو اُس نے ماسٹر صاحب سے پُوچھا: "جناب! یہ کون سا پھل ہے؟"

ماسٹر صاحب: بچّو! یہ نیبو ہے۔ کچّا نیبو ہرا اور پکّا نیبو پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ ادھر دیکھو، یہ آم کے درخت ہیں۔ ان میں کیریاں لگ رہی ہیں۔ جب یہ پک جائیں گی تو آم بن جائیں گی۔ آموں کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ یہ بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ دیکھیے! وہ امرود کے درخت ہیں۔ یہ جاڑوں میں پھل دیتے ہیں۔

اب اِس طرف آئیں۔ یہ پودے فالسے کے ہیں۔ ان میں پکّے ہوئے فالسے لگ رہے

ہیں۔ یہ شہتوت کا درخت ہے۔ پکے ہوئے شہتوت بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ یہ صُوفی بیر ہیں۔ یہ بڑے اور میٹھے ہوتے ہیں۔

احمد نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! کھجور کے درخت کون سے ہیں؟"

ماسٹر صاحب، بچّو! ہمارے ضلعے میں صرف آم، کیلا، نیبُو، امرود، فالسہ، پپیتا، جامن، انار اور بیر ہوتے ہیں اور دوسرے پھل مثلاً کھجور، سیب، نارنگی، موسمی وغیرہ ہم باہر سے منگواتے ہیں۔

ضلعے کی آمدنی

ہمارے ضلعے میں بہت سی چیزیں ہماری ضرورت سے زائد ہوتی ہیں۔ اس لیے ہم ان چیزوں کو دوسرے ضلعوں میں بھیجتے ہیں اور وہاں سے اپنی ضرورت کی چیزیں منگواتے ہیں۔

ہمارے ضلعے سے دوسرے ضلعوں کو بھیجی جاتے والی چیزیں یہ ہیں: گندم، کپاس، جَوار، تیل کے بیج، چاول، کھالیں، چنے، مٹر اور جَو وغیرہ۔

دوسرے ضلعوں سے ہمارے ضلعے میں آنے والی چیزیں یہ ہیں، کپڑا، شیشے کا سامان کھیل کا سامان اور چُوڑیاں وغیرہ۔

اس طرح ضلعے کی چیزوں کے لین دین یعنی درآمد و برآمد کو ضلعے کا بیوپار کہا جاتا ہے۔ اس طرح درآمد و برآمد سے ہمارے ضلعے کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے اور لوگوں کی ضروریات بھی پوری ہوتی ہیں۔

پانچواں باب

لوگ

مردم شماری

حامد نے دیکھا کہ ایک آدمی اسکول کی دیوار پر کچھ ہندسے لکھ رہا ہے۔ اس نے اپنے ماسٹر صاحب سے پوچھا "جناب! وہ آدمی اسکول کی دیوار پر کچھ ہندسے کیوں لکھ رہا ہے؟"

ماسٹر صاحب: بچو! حکومت دس دس سال کے بعد لوگوں کی گنتی کرتی ہے۔ گنتی کے لیے آدمی مقرر کیے جاتے ہیں۔ وہ پہلے گھروں پر نمبر لگاتے ہیں۔ نمبر لگانے کے بعد ہر گھر کے بچے بوڑھے تمام لوگوں کی تعداد لکھی جاتی ہے۔ اسے مردم شماری کہتے ہیں۔ اس طرح پورے ملک میں گھر گھر گنتی کر کے ملک کی مردم شماری کی جاتی ہے۔

1998ء کی مردم شماری کے مطابق ہمارے ضلع کی آبادی 14,20,022 ہے۔ اس میں سے 743,553 مرد ہیں اور 676,469 عورتیں ہیں، جن میں سے 10,98,396 لوگ شہروں میں رہتے ہیں اور 3,21,626 لوگ دیہات میں رہتے ہیں۔

مردم شماری سے حکومت کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ دس سال پہلے ملک میں کتنے لوگ تھے اور اب کتنے لوگ ہیں۔ حکومت پھر ان لوگوں کے لیے تعلیم، رہائش، کھانے پینے اور صحت وغیرہ کا بندوبست کرتی ہے۔

شہر کے مشاغل

روشن گاؤں سے اپنے والد کے ساتھ شہر میں اپنے چچا کے گھر گیا۔ وہاں وہ اپنے چچازاد

بھائی اسلم سے مِل کر بہت خوش ہوا۔

اسلم، روشن کو اپنے ساتھ شہر گھُمانے لے گیا۔ اسلم کی ماں نے روشن کے لیے خاص طور پر ہدایت دیتے ہوئے کہا: "بیٹے اسلم! روشن شہر کی مصروف زندگی اور ہنگاموں سے ناواقف ہے، اس لیے اس کا پُورا پُورا خیال رکھنا۔"

شہر کی سڑکوں پر بے شمار آدمی، موٹریں اور گاڑیاں دیکھ کر روشن حیران رہ گیا۔ سڑک پار کرنا بھی اُس کے لیے آسان نہ تھا۔
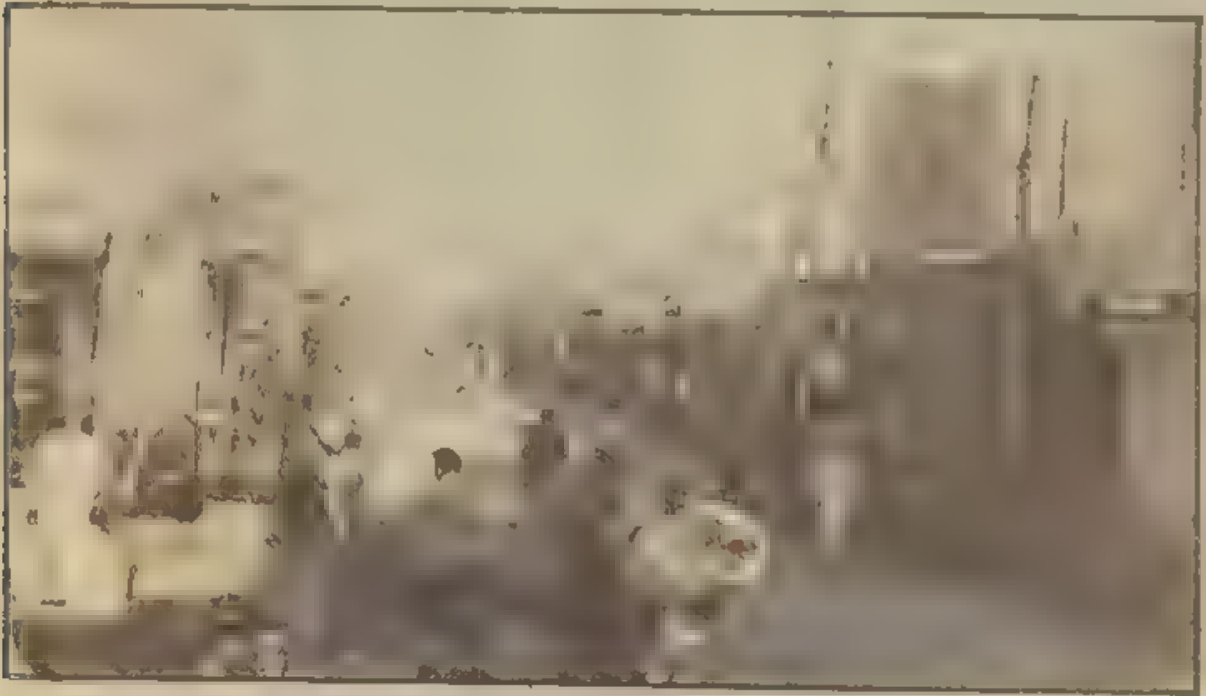
شاہی بازار، سانگھڑ

اُس نے دیکھا کہ ہر آدمی اپنے کام سے تیز تیز جا رہا تھا۔ پہلے وہ ایک کپڑے کی دکان پر پہنچے۔ یہ ان کے ایک دوسرے چچا کی دُکان تھی۔ کپڑے کی تجارت ان کا پیشہ تھا۔ ان سے ملے پھر ایک دوسری جگہ گئے، یہ مختار کار کا دفتر تھا۔ وہاں اسلم کے والد کرسی پر بیٹھے ہوئے کام کر رہے تھے۔ وہ سرکاری ملازم تھے۔ سرکاری ملازمت یا نوکری ان کا پیشہ تھا۔

روشن نے گھر آکر شہر کی ساری باتیں اپنے والد صاحب کو بتائیں۔ اُنھوں نے کہا، بیٹے! تجارت بھی مختلف قِسم کی ہوتی ہے۔ کوئی کپڑا بیچتا ہے، کوئی اناج، کوئی مٹھائی، کوئی

دفتر مختار کار، سانگھڑ

سبزی اور کوئی پھل۔ اسی طرح سرکاری ملازمت میں لوگ کلرک، آفیسر، ڈاکٹر، اُستاد یا ڈاکیے وغیرہ جیسے پیشے اختیار کرتے ہیں۔ شہروں میں مزدوری کے پیشے بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ کارخانوں میں کام کرتے ہیں، کچھ دُکانوں پر کام کرتے ہیں۔ کوئی تانگہ چلاتا ہے تو کوئی رِکشا۔

روشن نے کہا: "ابا جان! گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی پالتے ہیں اور شہروں میں تجارت ہوتی ہے، سامان بنتا ہے اور دفتر ہوتے ہیں؟"

اُس کے والد نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا: "بیٹے! گاؤں اور شہروں کے یہی بڑے بڑے پیشے ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے پیشے ہیں۔ اس طرح لوگ ایک دوسرے کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔ گاؤں کے پیشوں سے شہروں کو اور شہروں کے پیشوں سے گاؤں کو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح ایک دوسرے کی مدد کرکے لوگ آرام سے زندگی

بسر کرتے ہیں۔"

دیہات کے مشاغل

سلیم کے نانا گاؤں میں رہتے تھے۔ ایک دن وہ اپنے والد کے ساتھ وہاں گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہاں نہ تو کوئی بازار ہے، نہ زیادہ موٹر کاریں اور نہ لوگوں کا ہجوم۔ گھروں کے آگے کہیں بھینسیں، کہیں بیل، کہیں بکریاں اور کہیں گائیں بندھی ہوئی تھیں۔ صبح کو جب مویشیوں کو کھولا گیا اور کسان اپنے ہل اور بیل لے کر کھیتوں پر چلے گئے تو سلیم نے اپنے والد سے پوچھا: "ابا جان! یہ لوگ بیل لے کر کہاں گئے ہیں؟ اور وہ جانور جو بندھے ہوئے تھے، کہاں چلے گئے؟"

والد صاحب نے کہا: بیٹے! گاؤں کے لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور مویشی بھی پالتے ہیں۔ یہی ان کے پیشے ہیں۔ وہ دیکھو، تمھارے ماموں ہل چلا رہے ہیں اور دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے کھیتوں میں کام کر رہے ہیں۔ کسان بہت محنت کرتے ہیں۔ وہ ہل چلاتے ہیں، بیج بوتے ہیں، کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور اپنی فصلوں کو نقصان پہنچانے والے جانوروں اور پرندوں سے بھی بچاتے ہیں۔ تب سخت محنت کے بعد کسانوں کو اپنی محنت کا پھل ملتا ہے۔

لیکن اب انھیں اتنی سخت محنت نہیں کرنی پڑے گی۔ کیوں کہ اب تو ہل چلانے، ڈھیلے توڑنے اور کٹائی کرنے کی مشینیں ایجاد ہو چکی ہیں۔ جب اِن مشینوں سے کھیتوں میں عام طور پر کام لیا جانے لگے گا تو نہ صرف کام جلدی ہو گا بلکہ پیداوار بھی بڑھ جائے گی۔

سلیم کو بکریوں، گایوں اور بھینسوں کے ریوڑ دکھا کر اس کے والد صاحب نے بتایا کہ گاؤں کے لوگ مویشی بھی پالتے ہیں۔ مویشی پالنا بھی ان کا پیشہ ہے۔ کسی کے پاس بکریاں، کسی کے پاس گائیں اور کسی کے پاس بھینسیں ہیں۔ مویشی پالنے سے انھیں بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ مویشیوں سے ان کو دودھ اور مکھن ملتا ہے۔ بکریوں کے بال، بھیڑوں کی اُون اور مویشیوں کی کھالیں بیچ کر وہ دولت کماتے ہیں۔ گوبر سے وہ کھاد بناتے ہیں جو اُن کے کھیتوں میں کام آتی ہے۔

گاؤں میں کچھ ہنرمند مثلاً لوہار، کمھار اور بڑھئی بھی رہتے ہیں۔ ان کی بنائی ہوئی چیزیں کسانوں کے کام آتی ہیں۔

انتظام

ضلعے کی دیکھ بھال

سامنے ضلعے سانگھڑ کا نقشہ ہے اس کے چار حصے ہیں۔ یہ ضلعے کے چار سب ڈویژن ہیں۔ سبز رنگ والے حصے کو سانگھڑ سب ڈویژن، سُرخ رنگ والے حصے کو شہدادپور سب ڈویژن، پیلے رنگ والے حصے کو کھپرو سب ڈویژن اور گلابی رنگ والے حصے کو ٹنڈو آدم سب ڈویژن کہتے ہیں۔

ہر ایک سب ڈویژن میں مختلف تحصیلیں ہیں۔ سانگھڑ سب ڈویژن میں سانگھڑ اور سنجھورو تحصیلیں ہیں۔ شہدادپور سب ڈویژن میں صرف شہدادپور تحصیل ہے۔ کھپرو سب ڈویژن میں بھی صرف کھپرو تحصیل ہے۔ اسی طرح ٹنڈو آدم سب ڈویژن میں ٹنڈو آدم اور جام نواز علی تحصیلیں ہیں۔

تحصیل کا نگران مختارکار ہوتا ہے۔ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر کرتا ہے اور پورے ضلعے کا نگراں ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے۔

ڈپٹی کمشنر سانگھڑ شہر میں رہتا ہے۔ وہ اسسٹنٹ کمشنروں، مختارکاروں اور ضلعے [illegible] کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ اپنے ماتحت عملے کے تعاون سے زمینداروں [illegible] سرکاری خزانے میں جمع کرواتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ ضلعی کونسل کے [illegible] بھی نگرانی کرتا ہے۔

ضلعی کونسل

ضلعی کونسل کا کام اسپتال کھلوانا، کنویں کھدوانا، نل لگوانا، سڑکیں بنوانا، سڑکوں پر درخت لگوانا اور مسافر خانے وغیرہ بنوانا ہے۔ کونسل یہ کام بڑے شہروں میں نہیں کرتی بلکہ گاؤں میں کرتی ہے۔

سب ڈویژن. تعلقہ اور تعلقہ کے شہر
ضلع خیرپور
تعلقہ کھپرو
کھپرو سب ڈویژن
کھپرو
ضلع میرپور خاص
ضلع کی حد
تعلقہ کی حد
سب ڈویژن کی حد
شمال
مشرق
مغرب
جنوب

آدمی دیکھ کر اس نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابا جان! یہاں اتنے آدمی کیوں جمع ہو گئے ہیں؟"

والد: بیٹے! یہ عدالت ہے۔ اسے کورٹ بھی کہتے ہیں۔ یہاں عدل و انصاف ہوتا ہے۔ ان آدمیوں میں کچھ لوگ تو اپنی شکایتیں لے کر آئے ہیں اور کچھ لوگ وہ ہیں جن کے خلاف شکایات ہیں اور کچھ لوگ گواہ ہیں۔

وہ دیکھو کالے کوٹوں والے لوگ برآمدے میں آ جا رہے ہیں۔ انہیں وکیل کہتے ہیں۔ وہ شکایت کرنے والے یا جس کے خلاف شکایت ہو اس کی طرف سے عدالت میں وکالت کرتے ہیں۔ وہ اُن سے اِس کام کی فیس لیتے ہیں۔ جب کوئی آدمی جُرم کرتا ہے تو اُس پر عدالت میں مقدمہ چلایا جاتا ہے۔ عدالت میں جج ہوتا ہے۔ وہ سرکاری وکیل کی مدد سے شکایت کرنے والے اور گواہ اور جس کے خلاف شکایت ہو اس کی باتیں سُن کر اپنا فیصلہ دیتا ہے اور انصاف کرتا ہے۔ وہ مجرم کو سزا دیتا ہے اور بے گناہ کو آزاد کر دیتا ہے۔

ہمارے ضلع سانگھڑ میں انصاف کے لیے ایک بڑی عدالت سانگھڑ شہر میں ہے۔ اس کو سیشن کورٹ کہتے ہیں۔ اس میں سیشن جج فیصلے کرتا ہے۔ ضلعے کی ہر تحصیل کے بڑے شہر میں سِوِل عدالتیں ہوتی ہیں۔ ایسی عدالتوں میں سِول جج یا سب جج فیصلے کرتے ہیں۔

پولیس

ایک دن صبح سویرے صالح اپنے والد صاحب کے ساتھ گھر سے [illegible] اس نے دیکھا کہ پولیس والے ایک آدمی کو ہتھکڑیاں ڈال کر لے جا رہے ہیں۔ صالح نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: "ابا جان! وہ پولیس والے اس آدمی کو ہتھکڑیاں ڈال کر کہاں لیے جا رہے ہیں؟"

والد نے کہا: بیٹے! جب کوئی شخص چوری کرتا ہے یا کوئی جرم کرتا ہے تو پولیس والے اسے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ پولیس کا کام مجرموں کو پکڑنا ہے۔ ضلعے کے پولیس افسر کو سپرنٹنڈنٹ پولیس کہتے ہیں۔

سانگھڑ ضلع کا سپرنٹنڈنٹ پولیس سانگھڑ شہر میں رہتا ہے۔ وہ پورے ضلعے میں پولیس کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ پولیس کے سپاہیوں کی بھرتی بھی کرتا ہے۔

تمام ضلعے میں امن و امان قائم رکھنے کے لیے ہر ایک سب ڈویژن میں ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی ہوتا ہے۔

ہر ایک سب ڈویژن میں بہت سے پولیس تھانے بھی ہوتے ہیں۔ جہاں پر صوبیدار یا تھانیدار مقرر کیے جاتے ہیں۔

ہمارے ضلع کا پولیس ہیڈ کوارٹر سانگھڑ شہر میں ہے۔ یہاں پر نئے بھرتی والے سپاہیوں کو تربیت بھی دی جاتی ہے۔

تعلیم

ضلعے میں جتنے بھی پرائمری اور سیکنڈری اسکول ہیں۔ ان کی نگرانی کے لیے الگ الگ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر مقرر ہیں۔ ایک ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر برائے پرائمری تعلیم کہلاتا ہے اور دوسرا ڈسٹرکٹ ایجوکیشن افسر برائے سیکنڈری تعلیم کہلاتا ہے۔ ان کے دفتر سانگھڑ شہر میں ہیں۔ وہ پورے ضلعے کے لڑکوں کے پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں کی تعلیم کا انتظام چلاتے ہیں۔ ان کی مدد کے لیے ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی ہوتے ہیں۔

تعلیمی انتظام کی سہولت کے لیے ضلعے کو کئی سب ڈویژنوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر ایک سب ڈویژن پر ایک سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر برائے پرائمری تعلیم اور سیکنڈری تعلیم مقرر

ہے۔ ان کی مدد کے لیے ایجوکیشن سپروائزر ہیں جن کے تعاون اور مدد سے وہ سب ڈویژن کے اسکولوں کی دیکھ بھال کرتے ہیں۔ وہ پرائمری اساتذہ کا تقرر اور تبادلے وغیرہ بھی کرتا ہے۔

اسی طریقے پر لڑکیوں کی تعلیمی نگرانی کے لیے خواتین کا تقرر کیا جاتا ہے۔ وہ پورے ضلع میں لڑکیوں کے پرائمری اور سیکنڈری اسکولوں کے کام کا معائنہ کرتی ہیں۔

انتظامی محکموں کا آپس میں تعاون

آج ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک کھلی کچہری تھی۔ وہاں ضلعے کے دوسرے محکموں کے افسر بھی تھے۔ جمیل بھی اپنے والد صاحب کے ساتھ وہاں گیا۔ اس نے وہاں بہت سارے آدمی دیکھے۔ وہ اپنی اپنی شکایتیں سنانے کے لیے وہاں جمع ہوئے تھے۔ جمیل نے اپنے والد صاحب سے پوچھا۔ "ابا جان! یہ ڈپٹی کمشنر کے ساتھ کرسیوں پر اور کون کون لوگ بیٹھے ہیں؟"

والد نے کہا: بیٹا! ڈپٹی کمشنر کے ساتھ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دوسرے محکموں کے افسر ہیں۔

تمھیں تو معلوم ہے کہ چور یا مجرم کو پولیس والے پکڑ کر لے جاتے ہیں۔ پھر ان پر عدالت میں مقدمہ چلتا ہے۔

اسکول کی یا کوئی اور سرکاری عمارت بنتی ہے تو وہ کام انجینئرنگ محکمے والے کرتے ہیں۔ ان عمارتوں کے لیے زمین کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کی منظوری بھی ڈپٹی کمشنر دیتا ہے۔

ڈپٹی کمشنر ضلعے کے تمام انتظامی محکموں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔ علاج کے لیے ہسپتالوں میں ڈاکٹر، تعلیم کے لیے اسکولوں میں اُستاد، امن و امان کے لیے پولیس، سڑکیں اور عمارتیں بنوانے اور کھیتوں کو پانی دینے کے لیے اور نہروں کی نگرانی کے لیے انجینئر مقرر ہوتے ہیں۔ یہ سب لوگ رعایا کی خدمت کرتے ہیں۔ ضلعے کے یہ تمام محکمے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

عوام کی بھلائی کے کام

جن قصبوں اور شہروں میں پانی کی تکلیف ہوتی ہے وہاں کچھ اچھے لوگ عام بھلائی کے لیے کنویں کھدواتے ہیں، نل لگواتے ہیں اور پانی کی سبیلیں بنواتے ہیں۔

عوام کی بھلائی کے بہت سے کام ہیں۔ مثلاً بچّوں کو تعلیم دلانا، گونگوں، بہروں کے لیے اسکول کھُلوانا، نابیناؤں کو راستہ دِکھانا۔ بھُوکوں، و رغریبوں کو کھلانا، بیماروں کے لیے اسپتال کھلوانا وغیرہ۔

یہ سب انسانی ہمدردی اور نیکی کے کام ہیں۔ عوام کی بھلائی کے کام نہ صرف چند لوگ خود کرتے ہیں بلکہ حکومت اور دوسری جماعتیں اور ادارے بھی یہ کام کرتے ہیں۔ اسکول، اسپتال، یتیم خانے، بچّوں کی بھلائی کے مرکز اور بینک وغیرہ بھی عام لوگوں کی بھلائی کے لیے ہوتے ہیں۔

اسکول اور کالج

تعلیم سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ لوگ تعلیم ہی کے ذریعے زندگی کو

اچھے طریقے سے گذار سکتے ہیں اور صحیح طریقے سے قوم و ملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تعلیم دینے کے لیے حکومت بہت سے اسکول اور کالج کھولتی ہے۔ جہاں سے طالب علم پڑھ کر ڈاکٹر، انجینئر، جج، اُستاد اور وکیل وغیرہ بن کر عام لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں بھی لڑکے اور لڑکیوں کے لیے بہت سے پرائمری اسکول، مڈل اسکول، ہائی اسکول اور کالج ہیں۔

اسپتال

اسکول کا وقفہ تھا۔ بچّے اسکول کے میدان میں دوڑ رہے تھے۔ اچانک سلیمان ایک پتّھر پر گرا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ دوسرے بچّوں نے دوڑ کر ماسٹر صاحب کو بتایا۔ انھوں نے سلیمان کا خُون بند کرنے کی بہت کوشش کی، لیکن خُون بند نہ ہوا۔ اُنھوں نے احمد کو ساتھ لیا اور تانگے میں سلیمان کو بٹھا کر اسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹر نے اس کے زخم کا خون بند کیا اور مرہم پٹّی کر دی۔

سول اسپتال، سانگھڑ

اسپتال میں بہت سے مرد اور عورتیں دوا لے رہے تھے۔ احمد نے ماسٹر صاحب سے کہا:
"جناب! اگر اسپتال نہ ہوتے تو لوگوں کو عِلاج کے لیے کتنی تکلیف ہوتی؟"
ماسٹر صاحب: ہاں بیٹے! اگر اسپتال نہ ہوتے تو لوگوں کو بہت تکلیف ہوتی۔ حکومت نے عام لوگوں کی بھلائی کے لیے سارے ضلعے میں بہت سے اسپتال کھول رکھے ہیں۔ جہاں بیماروں کا علاج ہوتا ہے۔
ہمارے ضلعے میں عام اسپتالوں کے علاوہ عورتوں کے اسپتال بھی ہیں۔ وہاں پر ڈاکٹرنیاں اور نرسیں علاج کرتی ہیں۔

سانگھڑ شہر میں ایک سِول اسپتال ہے۔ وہاں سِول سرجن ہوتا ہے۔ اُس کی مدد کے لیے اور بھی کئی ڈاکٹر اور ڈاکٹرنیاں ہوتی ہیں۔

بچّو! جس طرح انسانوں کے علاج کے لیے اسپتال ہوتے ہیں، اسی طرح جانوروں کے لیے بھی اسپتال ہوتے ہیں۔ اگر یہ اسپتال نہ ہوتے تو بہت سے قیمتی جانور مر جاتے اور لوگوں کو کافی نقصان ہوتا۔ ہمارے ضلعے سانگھڑ میں جانوروں کا ایک بڑا اسپتال ہے، جہاں بیمار جانوروں کا علاج ہوتا ہے۔
اس اسپتال کے ڈاکٹر دیہات میں جا جا کر لوگوں کے جانوروں کو بیماری سے بچانے کے لیے ٹیکے بھی لگاتے ہیں۔
بڑے شہروں میں گوشت کے لیے جو جانور ذِبح کیے جاتے ہیں۔ ان کا ڈاکٹری معائنہ بھی یہی ڈاکٹر کرتے ہیں تاکہ کوئی بیمار جانور ذِبح نہ ہونے پائے اور لوگ ان کا گوشت کھا کر بیمار نہ ہو جائیں۔

لوگ اپنی بچت کے لیے پیسے بینک میں رکھتے ہیں اور ضرورت کے وقت نکال کر کام میں لاتے ہیں۔ بینک لوگوں کو تھوڑے منافع پر قرض بھی دیتے ہیں۔ یہ قرض آسان قسطوں میں واپس کیا جاتا ہے۔
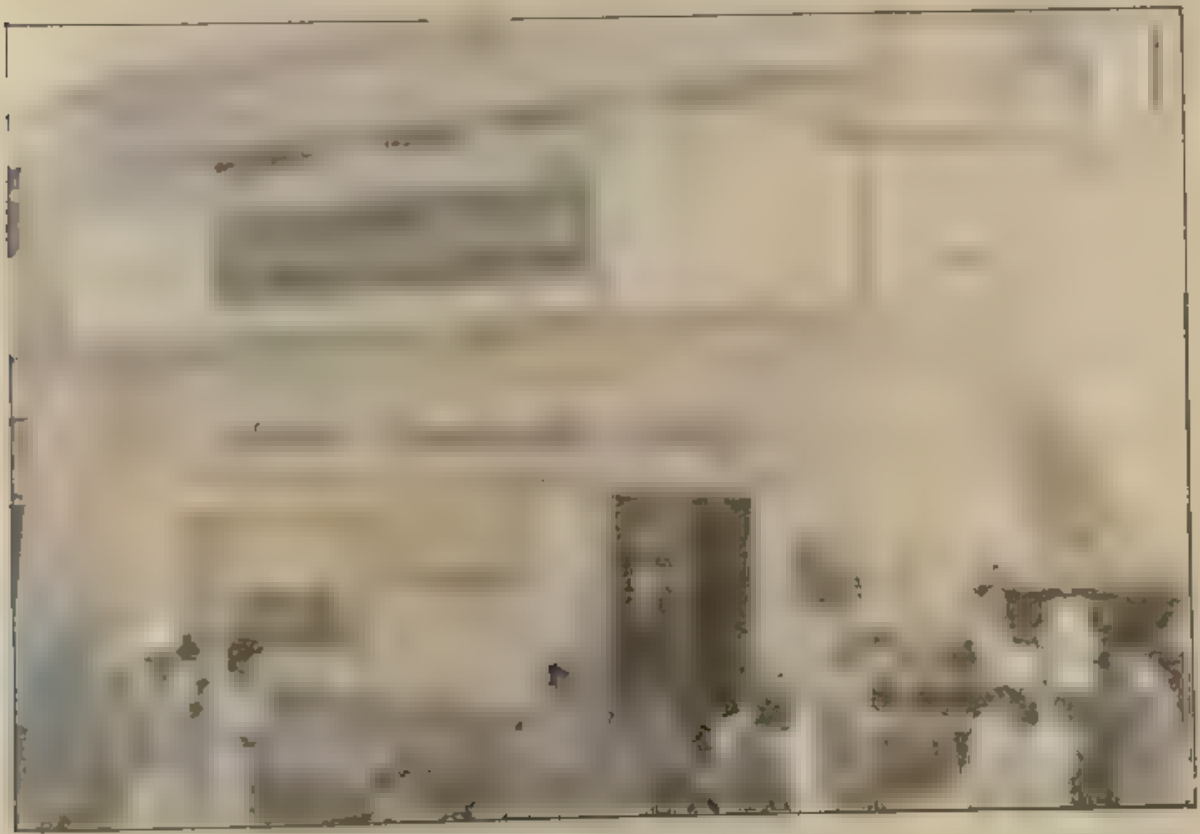
سانگھڑ ضلعے میں یہ بینک ہیں: نیشنل بینک، حبیب بینک، یونائیٹڈ بینک، مسلم کمرشیل بینک، الائیڈ بینک، زرعی ترقیاتی بینک اور کوآپریٹو بینک۔

آٹھواں باب

آمد و رفت اور اطلاعات کے ذرائع

پکّے اور کچّے راستے

ضلع سانگھڑ میں بہت سے پکّے اور کچّے راستے ہیں۔ آپ سانگھڑ بس اسٹینڈ سے بس میں سوار ہوکر شہداد پور جا سکتے ہیں۔ یہ پکّی سڑک ہے۔ اسی سڑک سے ہی آپ برہمن آباد جو دڑو بھی دیکھ سکتے ہیں۔

شہداد پور میں کپاس کے کارخانے ہیں۔ وہ بس اسی راستے میں ٹھارو لغاری، جعفر لغاری، رکن برڑا، اور جھول کے شہروں سے گذرے گی۔ جھول میں کپاس کا کارخانہ ہے۔ شہداد پور سے ایک اور پکّی سڑک گیچانی تک جاتی ہے۔

سانگھڑ سے بس کے ذریعے آپ جام نندے شہر کو بھی جا سکتے ہیں۔ سانگھڑ اور جام نندے کے درمیان پکّی سڑک کا راستہ موجود ہے۔ آپ سانگھڑ کے بس اسٹینڈ سے بس کے ذریعے نواب شاہ کی طرف بھی جا سکتے ہیں۔ یہ سڑک بھی پکّی ہے۔ وہ بس اس سڑک پر دیھ بائیس، کھڈڑو، شاہ پور چاکر اور گیچانی کے شہروں میں کھڑی ہوگی۔

ٹنڈو آدم سے بھی ایک پکّی سڑک نکل کر جام نندے تک جاتی ہے۔ اس سڑک پر بیرانی، جام نواز علی، نئوں آباد، کنڈیاری، جام نندو اور کھپرو کے گاؤں آباد ہیں۔ ان کے علاوہ سانگھڑ ضلعے میں کھپرو سے میرپور خاص، شاہ پور چاکر سے جھڈگی، جھڈگی سے سرہاری اور سانگھڑ سے سنجھورو تک بھی پکّی سڑکیں جاتی ہیں۔

ان پکّی سڑکوں سے عوام کو بڑے فائدے ہیں۔ ان پر بس اور ٹرک بڑی آسانی سے چلتے ہیں۔ یہی نہیں سفر اور تجارت میں بھی کافی آسانیاں ہیں۔

ان پکّی سڑکوں کے علاوہ سانگھڑ ضلعے میں اور بھی بہت سارے کچّے راستے ہیں۔

نقشہ ضلع سانگھڑ
کچا پکا راستہ ۔ ریلوے لائن ۔ تعلقہ اور بڑے شہر
ضلع خیرپور
تعلقہ سانگھڑ
تعلقہ کھپرو
ضلع میرپورخاص
ضلع نواب شاہ
بھارت
ضلع
نشان
ضلع کی حد
تعلقہ کی حد
ریلوے راستہ
شہر
شمال
جنوب
مشرق
مغرب
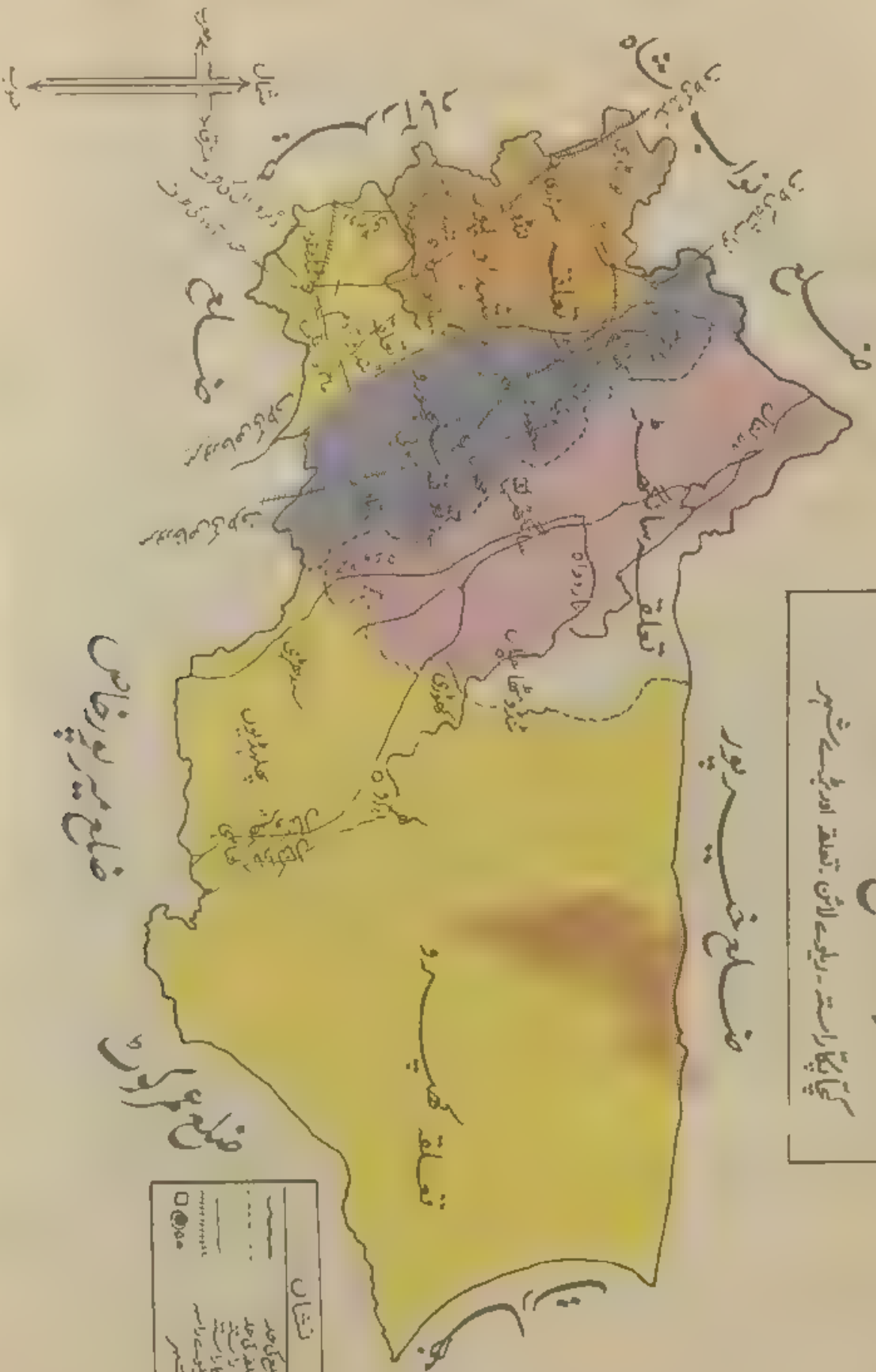
یہ راستے کولتار اور پتھر سے نہیں بنائے گئے، ان پر صرف کچی مٹّی ہی ڈالی ہوئی ہوتی ہے۔ کھپرو سے کھ ہی اور کھپرو سے پھلہڈیوں کی طرف کچّی سڑکیں جاتی ہیں۔ کچّی سڑکوں پر بس اور ٹرک کے علاوہ اونٹ، گھوڑے اور بیل گاڑیاں بھی چلتی ہیں۔

ریلوے لائن

ماسٹر صاحب آج سیر کے لیے بچّوں کو ریلوے اسٹیشن لے گئے۔ وہاں اُنھوں نے دیکھا کہ بہت سارے آدمی قطار میں ٹکٹ والی کھڑکی سے ٹکٹ لے رہے تھے۔ پلیٹ فارم پر ریل کی الگ الگ پٹڑیوں پر دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔

حیدر نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: "جناب! یہ اتنی ساری گاڑیاں کہاں سے آئی ہیں اور کہاں جائیں گی؟"
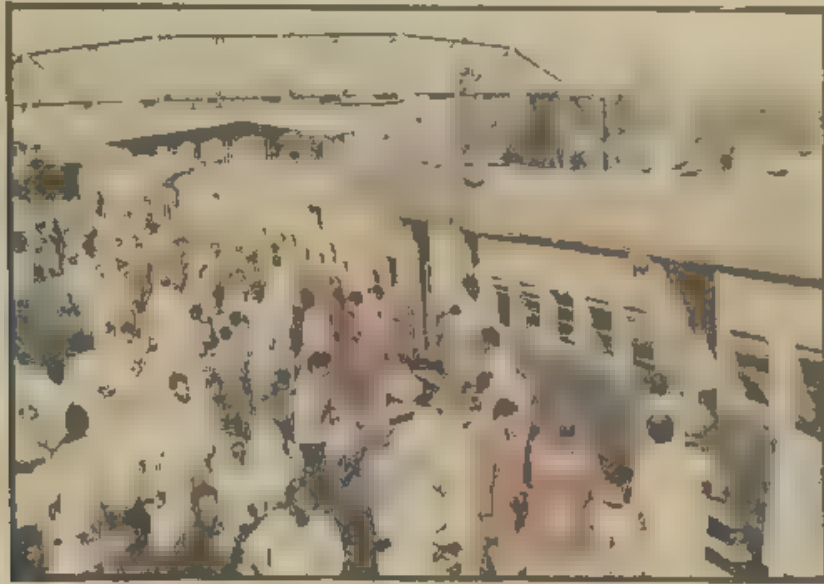
ماسٹر صاحب: "بچّو! وہ گاڑی جو کہ شمال سے آئی ہے، وہ نواب شاہ سے آئی ہے اور حیدر آباد جائے گی۔ ہمارے ضلع میں اس کا ریلوے راستہ نواز ڈاہری شہر سے شروع ہوتا ہے۔ اس راستے پر نواز ڈاہری، سرہاری، لنڈو اور شہداد پور وغیرہ کے اسٹیشن ہیں۔

وہ گاڑی جو کہ جنوب سے آئی ہے، وہ حیدر آباد سے آئی ہے اور نواب شاہ کی طرف جائے گی۔ ہمارے ضلع میں اس ریلوے راستے پر ٹنڈو آدم اور جلال مری جیسے اسٹیشن ہیں۔

ہمارے ضلعے میں ٹنڈو آدم ایک بڑا اسٹیشن ہے۔ اس کو جنکشن اسٹیشن بھی کہتے ہیں۔ یہاں سے ریلوے کا ایک راستہ سکرنڈ کو جاتا ہے۔ اس راستے سے حیدرآباد سے بھی گاڑیاں آتی ہیں۔ ہمارے ضلعے میں ریلوے کا ایک دوسرا راستہ بھی ہے۔ یہ میرپور خاص سے ٹنڈو میرے تک جاتا ہے۔ ہمارے ضلعے میں اس پر نئوں آباد، جھول، سنجھورو، پاک زجرڑ، کھڈڑو، شاہ پور چاکر اور ٹنڈو میرو جیسے اسٹیشن ہیں۔

ڈاک خانہ اور تار گھر

ایک دن انور اور اس کے والد صاحب شہر گئے۔ شہر میں وہ ایک ایسی جگہ پہنچے جہاں پر لوگوں کی کافی بھیڑ تھی۔ لوگ ایک کھڑکی سے پیسے دے کر کارڈ اور لفافے لے رہے تھے۔ انور کے والد صاحب نے بھی پیسے دے کر کارڈ اور لفافے لیے۔ وہیں اُنھوں نے ایک کارڈ لکھا اور لال ڈبّے میں ڈال دیا۔

پوسٹ آفس اور تار گھر، سانگھڑ

یہ سب کچھ دیکھ کر انور نے اپنے والد صاحب سے پُوچھا: "ابّا جان! یہ کون سی جگہ ہے اور آپ نے وہ کاغذ ڈبّے میں کیوں ڈال دیا؟"

والد صاحب: بیٹے! یہ ڈاک خانہ ہے۔ یہاں لفافے اور کارڈ ملتے ہیں۔ جو لال ڈبّا ہے، اس کو خطوط کا ڈبّا بھی کہتے ہیں۔ لکھّے ہوئے کارڈ اور لفافے اس میں ڈالے جاتے ہیں۔ پھر ڈاک خانے والے مقررہ وقت پر ان کو نکالتے ہیں اور ان پر ڈاک خانے کی مُہر لگا کر

خبر بھیجنی ہو تو زیادہ پیسے دینے کے بعد اس تار گھر سے تار روانہ کیا جاتا ہے۔ لوگ تار کے ذریعے پیسے بھی روانہ کرتے ہیں۔ ہمارے ضلع سکھر کے بڑے شہروں میں ڈاک خانے اور تار گھر دونوں موجود ہیں۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گاؤں میں صرف ڈاک خانے ہیں۔

ٹیلی فون آفس

خادم کا تار گھر دیکھا ہوا تھا۔ وہ اپنے والد کے ساتھ شہر گیا تو اس نے ایک کھمبے پر بہت سے تار لگے ہوئے دیکھے۔ اس نے اپنے والد صاحب سے پُوچھا: ”ابو! کیا یہ بھی کوئی تار گھر ہے“؟

والد: نہیں بیٹے! یہ تار گھر نہیں ہے۔ ٹیلی فون آفس ہے۔ چلو اندر چل کر دیکھیں۔ یہ ٹیلی فون کا اوزار ہے۔ اس کے دو حصّے ہیں دونوں حصّوں میں سوراخ ہیں۔ بات کرتے وقت اس کا ایک حصّہ کان کے پاس رکھتے ہیں اور دوسرا منہ کے پاس رکھتے ہیں، تاکہ پہلے حصّے سے سُن سکیں اور دوسرے حصّے سے بات کرسکیں۔ اس کے ذریعے کافی دور تک بات کی جاسکتی ہے۔

ہمارے ضلعے کے ہر بڑے شہر میں ٹیلی فون کا انتظام ہے۔

نواں باب

[illegible] پیغمبر

حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام

اللہ تعالیٰ نے اس دُنیا میں سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا، وہ حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام کے ساتھ بی بی حوّا عَلَیہَا السَّلام کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ ان کی اولاد ہوئی اور اس اولاد کے بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اسی طرح حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام کی نسل بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی، ویسے ویسے لوگ زمینوں پر دُور دُور آباد ہوتے گئے۔ دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہو گیا۔ ان کے کھانے پینے اور رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہو گئیں۔ لوگ جہاں جہاں رہتے تھے انھوں نے اپنے لیے الگ الگ ملک بنا لیے۔ آج اس زمین پر کروڑوں آدمی رہتے ہیں۔ یہ سب لوگ حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام نے اپنی اولاد کو سیدھے رستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے۔ حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے انبیاء کرام بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسُول حضرت محمّد مُصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یہ تمام انبیاء اور تمام انسان حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام کی نسل سے ہیں۔

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلام

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلام جس قوم میں پیدا ہوئے وہ بُتوں کو پوجتی تھی۔ سُورج، چاند اور تاروں کو بھی اپنا خدا سمجھتی تھی، اور اُن کے خیالی بُت بنا کر اُن کی عبادت کرتی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نبی تھے۔ وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اسی لیے اُنھوں نے لوگوں سے کہا کہ بتوں کی پُوجا مت کرو، سُورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیوں کہ یہ تمھارے اللہ نہیں ہیں۔ اللہ تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ وہ جس کو بچانا چاہے اسے کوئی نہیں مار سکتا۔ اس لیے کہ زندگی اور موت کا مالک اللہ ہے۔

لوگوں کو یہ بات پسند نہ آئی اور اُنھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے خداؤں (بتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو ان کی پُوجا سے روکتے ہیں"۔ نمرود یہ سنتے ہی غُصّے سے آگ بگولا ہوگیا۔ اُس نے حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلادیا جائے۔ بس حُکم کی دیر تھی کہ ایک بڑا الاؤ روشن کیا گیا۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جل کر خاک ہو جائیں گے، اللہ بڑی قدرت کا مالک ہے۔ اُس کی مہربانی سے آگ بُجھ گئی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سلامت رہے۔ اللہ کی راہ میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایک بیٹے کا نام اسماعیل علیہ السلام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی مُحبّت تھی۔ ایک رات حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ " اپنے پیارے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو اللہ کی راہ میں قربان کردو"۔ باپ نے بیٹے کو بتایا۔ فرماں بردار بیٹا اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لگے تو اللہ کا حُکم آیا کہ " اے ابراہیم علیہ السلام تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا، تم بھی سچّے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے، اب اپنے ہاتھ کو روک لو، اپنے پیارے اور فرماں بردار بیٹے کے بدلے میں دُنبہ کی قربانی کردو"۔

ہم ہر سال اللہ کی راہ میں حلال جانوروں کی قربانی دے کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔ اُس دن کو " قربانی کی عید" یا "عیدُ الاضحیٰ" کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ مل کر "کعبۃُ اللہ" یعنی اللہ کا گھر بنایا۔ اللہ نے حکم دیا کہ " سب لوگ اس گھر کی طرف مُنہ کر کے عبادت

کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے"۔ اسی وجہ سے تمام مُسلمان کَعْبَۃُ اللّٰہ کی طرف مُنہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مُسلمان ہر سال خانہ کعبہ کی زیارت کے لیے جاتے ہیں۔ اس کا نام "حج بَیْتُ اللّٰہ" ہے۔

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام مصر میں پَیدا ہوئے۔ اُن دِنوں وہاں کا بادشاہ فِرعَون تھا۔ فِرعَون ایک بڑا ظالم بادشاہ تھا۔ جسے نجومیوں نے بتایا تھا کہ "بنی اِسرائیل قوم میں ایک بچّہ پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو ختم کردے گا"۔

اِسی ڈر سے بنی اسرائیل میں جو بھی لڑکا پیدا ہوتا وہ فِرعَون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پیدا ہوئے تو اُن کی ماں بہت پریشان ہوئیں اور اُنھوں نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک صندوق میں بند کرکے دریائے نیل میں بہادیا۔ اللّٰہ کی قُدرت کہ وُہ صندوق فِرعَون کی بیوی کے ہاتھ آیا۔ جس نے بڑے پیار سے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے محل میں پال کر بڑا کیا۔

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نبی تھے۔ ان کو فِرعَون کا ظلم بالکل پسند نہ آیا۔ جس کی وجہ سے فِرعَون نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو قتل کرانے کا ارادہ کیا اور حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پُوری قوم اُن کے ساتھ دریائے نیل کو عبُور کرکے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فِرعَون نے بھی زبردست لے کر اُن کا پیچھا کیا۔ لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کوہِ طور پر جاکر دُعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللّٰہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر اللّٰہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اُسے "توریت" کہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السّلام

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السّلام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السّلام بچپن ہی سے نیک اور سچّے تھے۔ ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ اپنی قوم کو برائیوں سے بچانے کے لیے وہ لوگوں سے کہتے تھے:

" جو تم سے دشمنی کرے تم اس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دُعا مانگو"۔

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السّلام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ خود دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ:

تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو لیکن کبھی اپنے دِل کی مَیل کچیل کو بھی صاف کیا ہے"؟

"خدا سے ڈرو، اس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے بچو۔ اس عمل سے تمھارا دِل شیشے کی طرح صاف ہوجائے گا"۔

اس کے بعد آپ ایک تالاب پر گئے، جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی ہدایت کی کہ:

"یہ دُنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ۔ گُناہوں سے دُوری اختیار کرو"۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السّلام نے لوگوں سے فرمایا کہ:

کُوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی باتوں پر ناراض نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے پڑوسیوں سے محبّت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھّا برتاؤ کرنا چاہیے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السّلام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی، اُسے "انجیل" کہتے ہیں۔

حضرت مُحمّد مُصطفیٰ صلّی اللہ علیہِ وآلہٖ وسلّم

حضرت مُحمّد مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ مکّہ معظمہ کے قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسلم کے والد کا نام عبد للہ تھا۔ بچپن سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ نہایت نیک اور ایماندار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ کو "امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بُتوں کی پُوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ کی نیکی اور ایمانداری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃُ الکُبریٰ رَضِیَ اللہُ تعالیٰ عَنْہا نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّمْ سے شادی کی۔ اس وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّمْ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ آلِہٖ وَسلم کو نبوّت عطا کی گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وآلِہٖ وَسَلَّمْ کو آخری نبی بنایا۔

اس کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ سے ناراض ہوگئے۔ اس وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ کو اور دوسرے مسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی گئیں۔ آخر نبوّت کے تیرھویں سال آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ مکّے سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اسی وقت سے شروع ہوا۔ مدینہ پہنچنے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کی کافروں سے کئی جنگیں ہوئیں اور آخر کار فتح اسلام کی ہوئی۔

آں حضرت مُحَمَّد مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ نے فرمایا ہے کہ: "ایک اللہ کی عبادت کرو۔ ماں باپ کی عزت کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلّے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام "قرآن مجید" ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

دسواں باب

ضلعے کی اہم شخصیت

محمد عثمان مری

محمد عثمان مری ہمارے ضلعے کے ایک گاؤں بھٹ بھائٹی میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے پرائمری تعلیم اپنے گاؤں میں ہی حاصل کی۔ اس وقت مسلمان تعلیم اور تجارت میں پیچھے تھے۔ اس ضلعے کے ریگستانی علاقے میں تعلیم حاصل کرنے کے وسائل ہی نہیں تھے۔ ان کی یہی آرزو تھی کہ تھر کے لوگ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی کوششوں سے ہی بھٹ بھائٹی میں ہائی اسکول قائم ہوا اور طلباء کے لیے ہاسٹل بھی تعمیر ہوا۔

وہ ہاسٹل میں رہنے والے طلباء کو کھانے پینے کے علاوہ کپڑا بھی دیتے تھے۔ یہی نہیں وہ انھیں کتابیں بھی مُفت دیتے تھے۔

محمد عثمان مری ہاسٹل میں رہنے والے طلباء کو ان کے گاؤں تک آنے جانے کا کرایہ بھی دیتے تھے۔ اس کے علاوہ اسکول میں طلباء کے آنے جانے کے لیے انھوں نے سواری کا مُفت انتظام کیا تھا۔

ہمارے ضلعے کے اس نیک مرد نے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ اس فانی دنیا سے رحلت کی۔ باری تعالیٰ ان کی روح کو جنّت نصیب کرے۔ مرحوم محمد عثمان مری، ایک اچھے اور نیک انسان تھے۔ وہ غریبوں کے بے حد ہمدرد تھے۔ انھیں اپنی قوم اور مُلک سے بے پناہ محبت تھی۔ ان کی قومی خدمات ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

نامور خواتین

اسلام سے پہلے عرب کے لوگ عورتوں کی عزت نہیں کرتے تھے۔ انھیں اپنی نوکرانی سمجھتے تھے۔ وہ لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کردیتے تھے۔ اسلام نے عورتوں کی عزت کرنے کا حکم دیا۔ عورتوں کی تعلیم کو فرض قرار دیا۔ ہمارے پیارے نبی صلّی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت فاطمۃ الزہرؓا نے اپنے مثالی کردار سے عورتوں کو اچھی زندگی بسر کرنے کے طریقے سکھائے۔

ایک مشہور اور بہادر خاتون فاطمہ بنت عبداللہ نے میدان جنگ میں مسلمان سپاہیوں کی مرہم پٹی کر کے اور انھیں پانی پلا کر خدمت خلق کی عظیم مثال قائم کی۔

برصغیر پاک وہند کی ایک مسلم خاتون بی اماں نے اپنے بیٹوں مولانا شوکت علی اور مولانا محمد علی جوہر کی اچھی تربیت کرکے یہ ثابت کردیا کہ ماں کی گود انسان کی پہلی درس گاہ ہے۔ محترمہ فاطمہ جناح نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے قائداعظمؒ کے ساتھ دن رات کام کرنے کے علاوہ عورتوں کی رہنمائی بھی کی۔

اللہ کا شکر ہے کہ آج عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ کام کررہی ہیں۔ وہ ہوا بازی، انجینئرنگ، وکالت، ڈاکٹری، نرسنگ، تدریس، انتظامیہ اور تجارت میں حصّہ لے رہی ہیں۔

جملہ حقوق سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو سندھ محفوظ ہیں
تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ جام شورو، سندھ
منظور شدہ بطور واحد درسی کتاب برائے مدارس ضلع سانگھڑ، صوبہ سندھ
قومی کمیٹی برائے جائزہ کتب نصاب کی تصحیح شدہ
قومی ترانہ
پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان!
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال
سیریل نمبر : 2528
پبلشرز کوڈ : 37
اشاعت کا سال : 1999
اشاعت کا مہینہ : اپریل
تعداد اشاعت : 6000
ایڈیشن : اول
قیمت : 19.50